© rasailojaraid.com

صوفیوں اور بیراگیوں سے مصاحبت رکھتا تھا اور ان کی تعلیمات میں پوری دلچسپی لیتا تھا۔ آخر میں وہ سوامی نرائن سنگھ کا، جو شیو نرائن، سلسلے کا بانی تھا، مرید ہوگیا تھا۔ سوامی وحدت الوجود کا قائل تھا اور ہر فرقے کے لوگوں کو مرید کرتا تھا۔[۱] اٹھارہویں صدی میں کئی درویشوں کے افعال میں جوگیوں کا اثر نظر آتا ہے۔ سید عبدالولی عزلت[۲] نے ڈاڑھی اور بھنویں منڈا کر جوگیوں کی وضع اختیار کرلی تھی۔[۳] بھگوان داس ہندی نے مرزا گرامی[۴] کے بارے میں لکھا ہے۔

"وسعت مشرب اختیار کردہ، بظاہر لباس صوفیہ و مشائخ می بود، اما اوقات بعنوانِ قلندرانِ ہند بسری برد و رشتۂ برودت را خیر باد گفتہ، با مردم ہر مذہب گرم می جوشید[۵] باقی

۱۔ Influence of Islam on Indian Culture p.206

۲۔ سورت کے باشندے اور سید سعد اللہ درویش کے بیٹے تھے۔ بہت سی خصوصیات کے حامل تھے۔ لاامیۃ مشرب کے پیرو تھے۔ فارسی اور ہندی، دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۲

۳۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۲

۴۔ میرزا عبدالغنی قبول کشمیری (برائے حالات ملاحظہ ہو سفینۂ ہندی۔ ص ۱۶۹) کے چھوٹے لڑکے تھے۔ دلی میں ولادت ہوئی تھی۔ بہت دنوں تک والد کے سایۂ عاطفت میں تربیت پائی تھی۔ والد کی وفات کے بعد درویشی اختیار کرلی تھی۔ خوش اختلاطی اور کریم النفسی کی وجہ سے لوگ ان کے گرویدہ تھے۔ ریختہ اور فارسی میں شعر کہتے تھے ۱۱۵۶ھ میں وفات پائی۔ برائے تفصیل ملاحظہ ہو سفینۂ ہندی۔ ص ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ سفینۂ خوشگو۔ ص ۲۴۴۔ ۲۴۵۔

۵۔ سفینۂ ہندی۔ ص ۱۷۵، مرزا امانی واقفِ علوم ہندواں یعنی سنسکرت میں پوری قدرت رکھتے تھے۔ عقد ثریا۔ ص ۶۰۔ یہی حال میر یحییٰ مخاطب بہ عاشق علی خان ایما کا تھا۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۵۱۔ شیخ محمد فاضل سرہندی، ہندوؤں کے بچوں کو درس دیتے تھے۔ اس طرح ان کے فیضانِ صحبت سے انھیں وسیع المشربی کی تعلیم ملی ہوگی۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۴۰۔

شاہ فضل اللہ نقشبندی نے "برہ بیہو کا و قصہ پریم لوکا" کا ہندی (ریختہ) میں ترجمہ کیا تھا۔ تحفۃ الشعرا۔ ص ۱۴۔

© rasailojaraid.com